بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

محدث
دہلی

جلد ۴ | ماہِ اگست ۱۹۳۶ء مطابق جمادی الاولیٰ ۱۳۵۵ھ | نمبر ۴

اسلام میں عورتوں کا درجہ

(از مولوی عبید الرحمن صاحب مبارکپوری متعلم مدرسہ رحمانیہ دہلی)

اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام ہی وہ پہلا مذہب ہے جس نے آکر دنیا کو مہذب بنایا اور مدتوں کی بگڑی ہوئی جاہل وحشی قوم سے بربریت کو دور کرکے ان میں تمدن اور تہذیب کی زندہ روح پھونکی۔ اس کے آنے سے پہلے جو ظلم و ستم جور و استبداد کا بازار گرم تھا اسلام نے دنیا میں قدم رکھتے ہی اُسے ایکدم ٹھنڈا کر دیا اور نہ صرف یہی کیا بلکہ اس نے دنیا کو مواخاۃ اور اعطاءِ حقوق کی بہترین تعلیم دی جس کی نظیر آج دنیا کے تمام ادیان پیش کرنے سے قاصر ہیں۔

اسلام ہی نے عورتوں کو کامل انسان سمجھا

اسلام کے آنے سے پہلے عورتوں کے ساتھ مردوں کا کیا کچھ برتاؤ اور سلوک تھا۔ تاریخ دیر کے مطالعہ کرنے والوں پر مخفی اور پوشیدہ نہیں۔ عورتوں کو نہ صرف ذلیل ہی سمجھا جاتا تھا بلکہ قوم اور سوسائٹی نے انھیں وہ درجہ دے رکھا تھا جو حیوانوں کیلئے بھی مناسب نہ تھا ان کے ساتھ وہ سلوک کئے جاتے جو انسانیت سے بالکل بعید تھے ان کی حقوق تلفی اور حقوق کی پائمالی کو ظلم نہ خیال کیا جاتا غرض ان کے ساتھ وہ سب کچھ کیا جاتا جو ایک حیوان کے ساتھ بھی کرنا نا روا تھا۔ جہاں آریہ سماج نے انھیں ذلیل ترین ہستی سمجھا وہاں عیسائی سوسائٹی نے یہ کہا کہ اگرچہ عورتیں انسان ہیں مگر پھر بھی صرف مرد کی خدمت کیلئے پیدا کی گئی ہیں، مگر اسلام نے آکر ان پر بہت کچھ احسانات کئے انھیں مردوں کی طرح انسان سمجھا ان کے حقوق کی مراعات اور حفاظت میں بہت کچھ تعلیم دی۔ چنانچہ قرآن مجید

کا ارشاد ہے اور کیا عزت افزا ارشاد ہے۔ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ یہ آیت جس طرح صاف طور پر یہ تبلا رہی ہے کہ عورت بھی حقوق میں مرد کی شریک ہے۔ اسی طرح یہ بھی ثابت کر رہی ہے کہ عورت کامل انسان ہے اور جس طرح مردوں کے حقوق عورتوں پر ہیں اسی طرح عورتوں کے حقوق بھی مردوں پر ہیں۔

اسی طرح دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بیان فرمایا ہے ارشاد ہوتا ہے۔ وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا (اور ہم نے آدم علیہ السلام سے کہا کہ تو اور تیری جورو حوا علیہا السلام) جنت میں رہ اور تم دونوں جہاں چاہو اس میں بافراغت کھاؤ۔) اس آیت سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہے کہ سوائے فطری برتری کے جو مردوں کو عورتوں پر حاصل ہے اور جس سے عورتوں کے حقوق واجبی میں کسی قسم کا فرق نہیں آتا اور یہ برتری بنظر خانہ داری اور اصلاح تمدن کے ہے ورنہ نفس خلقت اور انسانیت میں دونوں برابر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا حضرت آدم و حضرت حوا علیہما السلام کے واسطے ایک ہی مکان تجویز کرنا اور ایک ہی حیثیت میں انھیں رکھنا اس بات کی دلیل ہے کہ اگر صورت مساوی نہ ہوتی تو لازم تھا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو جو مرد تھے اکل و شرب اور بافراغت رہنے کی بالخصوص اجازت دیجاتی اور حضرت حوا علیہا السلام جو عورت تھیں ان کے درجہ میں عملی فرق رکھا جاتا کسی قسم کا امتیاز اور فرق نہ رکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دونوں انسان ہیں ان میں کسی قسم کا فرق نہیں

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عورتوں کے ساتھ ذاتی برتاو

جہاں آپ نے ان کے ساتھ حسن سلوک اور نیک برتاؤ کا حکم فرمایا ہے وہاں آپ اس کے مجسم نمونہ تھے آپ نے عورتوں کے ساتھ وہ برتاؤ کیے کہ دوسرے بانیان مذاہب میں ایسا حسن سلوک عورتوں کے ساتھ کرنا شاذونادر ہے آپ ان کے مزاج سے واقف تھے اس لئے ان سے بہت نرمی سے گفتگو کیا کرتے تھے ان کے دل بہلانے کی کوشش کرتے تھے آپ سفر میں اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی ایک کو ضرور ساتھ لیجاتے تھے غرض آپ کا ذاتی برتاؤ ان ازواج کے ساتھ بہت کچھ بہتر تھا آپ لوگوں کو عورتوں کے مارنے پیٹنے سے بہت سختی سے منع فرمایا کرتے۔ جب لوگوں کو عورتوں کے مارنے کے متعلق سنتے تو فرماتے کیا ہوا ہے لوگوں کو کہ اپنی بیویوں کو دن میں مارتے ہیں اور رات کو ان کی خوشامد کرتے ہیں۔ بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا عورتوں کے ساتھ یہ حسن سلوک تھا لیکن متمدن انگلستان کا قانون دیکھئے کہ وہ کچھ زمانہ پہلے عورتوں کو ایسی لکڑی سے مارنے کی اجازت دیتا تھا جو انگلی برابر موٹی ہو۔

عورتوں کی عزت افزائی

اسلام نے جہاں ان کو مردوں کے برابر سمجھا اور انھیں حقوق دیئے وہاں اس نے ان کی عزت و توقیر کی خاطر ان کے حق میں ایسی باتیں کہی ہیں جو آج تک کسی نے ان کی عزت افزائی کے لئے ایسی بات نہیں کہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے اور ہر ایک عورت ماں ہے چاہے بالقوہ ہی کسقدر عزت اور توقیر کا کلمہ ہے۔

عورتوں کے حقوق کی نگہداشت - اسلام ہی وہ مذہب ہے جس نے عورتوں کے حقوق کی پوری طرح

نگہداشت کی ہے جیسا کہ اس کی تعلیم ہے ارشاد ہوتا ہے۔ کُتِبَ عَلَیۡکُمۡ اِذَا حَضَرَ اَحَدَکُمُ الۡمَوۡتُ اِنۡ تَرَکَ خَیۡرَا ن الۡوَصِیَّۃُ لِلۡوَالِدَیۡنِ وَالۡاَقۡرَبِیۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ۔ یعنی مرنے والے مالدار کو حکم دیا جاتا ہے کہ مال میں سے ماں کا حصہ بھی نکالا جائے اور اسے کسی حصہ رسدی سے محروم نہ کیا جائے یہ آیت قطعی طور پر دال ہے کہ اسلام اور اصول اسلام میں عورتوں کے حقوق کی سب سے زیادہ رعایت رکھی گئی ہے۔

عورتیں مردوں کا بازو ہیں

قرآن کا ارشاد ہے ھن لباس لکم وانتم لباس لھن ۔ یعنی عورتیں تمہاری غیر نہیں بلکہ تمہارا ایک پردہ اور بازو ہیں جیسے تم ان کے پردہ اور بازو ہو بلکہ دونوں میں ایک حد تک مساوات ہے

عورتوں کے بارے میں اسلام پر اعتراض اور اسکا جواب

اسلام اور بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے عورتوں پر اس بڑے اور عظیم الشان احسان کرنے ... اور ان کو اس قدر بلند درجہ عطا کرنے کے باوجود یورپ کی تہذیب کے دلدادگان اسلام پر اعتراض کرنے سے باز نہیں آتے چنانچہ وہ اب بھی یہی کہتے ہیں کہ اسلام نے عورتوں پر بہت سی باتوں میں ظلم و ستم سے کام لیا ہے مثلاً نکاح ۔ طلاق ۔ وراثت ۔ ہم چاہتے ہیں کہ ان پر روشنی ڈالیں اور بتائیں کہ ان کے اس اعتراض کا تعلق حقیقت اور واقعیت سے کہاں تک ہے۔

نکاح

اس میں کوئی شک نہیں کہ جہاں اسلام نے عورتوں کے حقوق کی رعایت کرنے کا حکم دیا ہے وہاں اس نے ان اسباب کا بھی خاتمہ کر دیا ہے جن کے ذریعہ مرد عورتوں پر ظلم و ستم کیا کرتے تھے مثلاً نکاح کے بارے میں اس نے ایسے قوانین بتلائے ہیں کہ جن سے مرد نکاح کے بعد عورت پر ظلم و ستم نہ کرے چنانچہ نکاح کے لئے مہر اور حقوق نان و نفقہ قرار دیا اور حسن معاشرت کا حکم فرمایا ارشاد ہے وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحۡلَةً ۔ عورتوں کے مہر خوشی سے ادا کرو۔ اسی طرح فرمایا گیا ہے وَلِلنِّسَآءِ نَصِیۡبٌ مِّمَّا اکۡتَسَبۡنَ عورتیں جو کماتی ہیں انکا اپنا ہے

طلاق

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تھے کہ زن و شوہر کا علاقہ کتنا ہی اچھا اور پاک ہو اس میں غلط فہمی واقع ہو سکتی ہے طبائع کا اختلاف کبھی اس درجہ پہنچ جاتا ہے کہ ان کی آپس کی محبت نفرت سے بدل جاتی ہے اور آپس کی زندگی ناقابل برداشت مصائب سے لبریز ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں اس عذاب سے نجات پانے کیلئے طلاق کے سوا اور کون ذریعہ ہو سکتا ہے۔ طلاق اکثر عورت ہی کے حق میں مفید ہوتی ہے اگر طلاق نہ ہوتی تو عورت ہمیشہ شریر مرد کے مظالم کا شکار بنی رہتی۔ مگر اس کے لئے ایسے قیود اور شرائط مرتب کئے گئے کہ آئے دن مرد اس کی وجہ سے عورت پر ظلم نہ کرے چنانچہ کہا گیا کہ اپنی بیوی کو ناپسند نہ کرو کیا معلوم تمہیں کہ جو چیز تمہیں ناپسند ہو آئندہ تمہارے لئے اس میں بھلائی ہو۔ اسی طرح اس کا بھی حکم دیا گیا ہے کہ میاں بیوی میں جب ناچاقی ہو تو ایک ثالث شخص شوہر کے کنبہ کا اور دوسرا بیوی کے کنبہ کا مقرر کیا جائے اور یہ دونوں ملکر میاں بیوی کی شکایات سنکر ان میں صلح کرا دیں قرآن کی یہ بتلائی ہوئی تدبیر طلاق

کے روک کیلئے ہے اسی طرح یہ بھی فرمایا گیا ہے وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوا یعنی عورت کو طلاق نہ دینا اور تکلیف دینے کیلئے لٹکائے رکھنا ناجائز ہے۔

حق وراثت اس حق وراثت میں اسلام نے عورتوں کا بہت کچھ لحاظ رکھا ہے اور پرزور الفاظ میں تاکید فرمائی ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ ۔ والدین اور اقربا جو جائداد چھوڑیں اس میں عورتوں کا بھی حق ہے اسلام کا تو یہ حکم ہے مگر انگریزی قوانین تو لڑکی کو وراثت کا ذرا بھی حق نہیں دیتے اوپر کی سطور سے یہ معلوم ہو گیا ہوگا کہ ان کا یہ اعتراض کہاں تک صحیح ہے اور اس کی کیا کچھ حقیقت ہے۔ ناظرین اس مختصر سے مضمون سے یہ معلوم کر سکتے ہیں کہ اگر ہم یہ دعوی کریں تو بالکل صحیح ہو سکتا ہے کہ دنیا میں اسلام ہی صرف وہ مذہب ہے جس نے عورتوں کے حقوق کی نگہداشت کی اور ان کو بلند مرتبہ عطا کیا۔ اس کے علاوہ اور تمام ادیان اس سے یکسر خالی ہیں۔ فقط

اچھوتوں کیلئے پیغامِ عمل

(از جناب بشیر احمد صاحب طالب علم مدرسہ اشرف المدارس حیدرآباد دکن)

صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو درس مساوات دیتا ہے۔ اسلام میں چھوٹے بڑے امیر غریب سب برابر ہیں بادشاہ سے لیکر فقیر تک کو وہی درجہ حاصل ہے۔ اسلام کی بے شمار خوبیوں کو دیکھ کر آج تمام اقوام عالم مسلمان ہونے کو تیار ہیں۔ ڈاکٹر خالد شیلڈرک نے اپنی ایک تقریر کے دوران میں اسلام کے بے مثل نظام عبادت کو یوں بیان کیا کہ اسلام کی اخوت کا نظارہ روز بروز تمام نوع انسان کو متاثر کر رہا ہے جس کی صورت یہ ہے کہ درمیان میں خانہ کعبہ ہے اور اس کے ارد گرد بے شمار مسلمان گھروں، مسجدوں، کھیتوں اور جہازوں میں صفیں باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں۔ شمال والے جنوب کی طرف منہ کرتے ہیں جنوب والے شمال کی طرف، مشرق والے مغرب کی طرف اور مغرب والے مشرق کی طرف اس طرح دن میں پانچ مرتبہ خانہ کعبہ کے گرد تمام کرہ زمین کے نمازیوں کے بے شمار چھوٹے بڑے دائرے بن جاتے ہیں۔ یہ تمام دائرے ہم مرکز ہوتے ہیں اور تمام کرہ زمین پر پھیلے ہوئے ہوتے ہیں۔ دیکھو کروڑوں انسانوں کی عبادت کا یہ نظام کس قدر روح پرور ہے۔ کیا دنیا کا کوئی نظام اس تنظیم کا مقابلہ کر سکتا ہے؟ یہی وجہ ہے کہ اگر ایک طرف جنوبی افریقہ کا جنرل اسمٹس اسلام کو خراج تحسین ادا کر رہا ہے تو دوسری طرف مسٹر برناڈشا جیسا بلیغ النظر مصنف یہ پیشین گوئی کر رہا ہے کہ ایک صدی میں یا اس کے قریب تمام یوروپین اقوام مسلمان ہو جائینگی۔

اسی تقریر میں انھوں نے دوسری جگہ کہا ہے کہ "دنیا کی عام شکایت ہے کہ ہر مذہب کی روحانیت زائل ہو رہی ہے لیکن خدا کا شکر ہے اسلام کی روحانیت زندہ ہے اسلام کی اخوت زندہ ہے وہ سہ روز نئے سے نئے دلوں کو